دینی مدارس کے طلباء وطالبات کو بھی جملہ شرائط کے ساتھ عصری علوم حاصل کرنے کا موقع فراہم کر کے قومی دھارے میں آنے دیاجائے

خطاب: پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین
صدر شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس کراچی

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد!

آج کی یہ محفل میرے لئے باعث مسرت ہے کہ شعبہ عربی کے زیر اہتمام قائم مقام شیخ الجامعہ کی صدارت میں یہ سیمینار منعقد ہو رہا ہے۔ میں قائم مقام شیخ الجامعہ جناب پروفیسر کمال الدین صاحب کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت نکال کر شعبہ کی سرپرستی فرمائی۔ میں انچارج رئیس کلیہ فنو پروفیسر رعنا ہلال صاحبہ کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنکی خصوصی توجہ اور شفقت سے ہم یہ سیمینار منعقد کرنے کے قابل ہوئے۔ میں آج کے سیمینار کے مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی ان علامہ سید سلیمان ندویؒ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ساؤتھ افریقہ سے تشریف لائے ہیں اور ہماری دعوت پر آج کی محفل کی زینت ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کا بھی ممنون ہوں کہ جن کے اشتراک سے اس سیمینار کا انعقاد کامیابی سے ہمکنار ہوا

بالخصوص میں اپنے محترم سپروائزر جناب پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب صدارتی ایوارڈ یافتہ، صدر انجمن، و پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج کا مشکور ہوں جن کی محنت و کاوش اور سرپرستی کے نتیجے میں ہم یہ پروگرام پائی تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے

آخر میں اپنی یونیورسٹی کے رفقاء کار اساتذہ کرام کا بھی مشکور ہوں جن کی شرکت سے آج اس محفل کی رونق دوبالا ہوئی ہے

جناب شیخ الجامعہ و معزز مہمانان گرامی و طلباء کرام و دیگر سامعین خواتین و حضرات جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ سیمینار عربی زبان و ادب اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے منعقد کیا گیا ہے۔ عربی زباب کی افادیت سے کون مسلمان واقف نہیں بلکہ ہر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اگر

مبارک زبان کو سمجھے کیونکہ یہ نہ صرف بین الاقوامی زبان ہے بلکہ قرآن مجید بھی اس زبان میں نازل ہوا ہے، ہمارے پیارے نبیؐ کی زبان عربی، فرشتوں کی زبان عربی، برزخی زبان عربی، سب سے بڑی بات یہ کہ جنت والوں کی زبان بھی عربی ہوگی۔

میں یہاں شعبہ عربی کے حوالہ سے سامعین کے علم میں یہ بات لانا چاہوں گا بے شک جامعہ ھذا میں دیگر شعبوں کے ساتھ عربی کا شعبہ بھی وجود میں آیا لیکن یہ صرف اپنے وجود کی حد تک ہی رہا کیونکہ سابق شیخ الجامعہ کی سخت داخلہ پالیسی کی وجہ سے اس شعبہ کے ساتھ سوتیلے پن کا سلوک کیا گیا بلکہ اس شعبہ کو دوسرے شعبوں کے ساتھ ضم کر کے ختم کرنے کی بھی کوشش کی گئی جس کی زندہ مثال گزشتہ سال کی داخلہ پالیسی آپ کے سامنے ہے۔ کچھ خاص شعبوں کے نوازنے کیلئے بعض دیگر شعبوں کی طرح اس شعبہ میں بی اے (آنرز) سال اول اور ایم اے سال اول میں نئے طلبا و طالبات کو داخلہ نہیں دیا گیا۔ ان تمام حقائق کے باوجود موجودہ قائم مقام شیخ الجامعہ سے میں امید رکھتا ہوں اور ملتمس بھی ہوں کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ گزشتہ حق تلفیوں کا ازالہ فرما کر اس شعبہ کی مکمل سرپرستی فرمائیں اور داخلہ پالیسی کو نرم کر کے دینی مدارس کے طلبا و طالبات کو بھی جملہ شرائط کے ساتھ عصری علوم حاصل کرنے کا موقع فراہم کر کے انہیں قومی دھارے میں آنے دیا جائے نیز شعبہ عربی کی طرح دیگر شعبوں مثلاً شعبہ تاریخ عام، شعبہ اسلامیات، شعبہ جغرافیہ شعبہ نفسیات اور شعبہ اردو وغیرہ میں داخلے دیئے جائیں تا کہ ان منتظر طلبا و طالبات کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچ جائے جو گزشتہ سال داخلہ نہ ملنے کی وجہ سے اب تک داخلے کے منتظر ہیں کیونکہ کسی بھی جامعہ کا یہ اصول نہیں کہ وہ شعبوں کو بند کرے بلکہ لفظ جامعہ کی تکمیل ہی نہ مکمل ہے جب تک مختلف نئے شعبوں کا آغاز نہ کیا جائے۔ جامعہ کراچی کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے جہاں شعبہ بنگالی میں ایک بھی طالب علم نہیں مگر شعبہ اب تک بند نہیں ہوا مگر ہماری جامعہ کی یہ نرالی پالیسی ہے کہ ابھی قائم ہوئے چند سال بھی نہیں ہوئے مگر ان نوزائیدہ شعبوں کی گردن پر تلوار لٹکا دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں میں درخواست کرتا ہوں کہ داخلوں کیلئے اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہار میں خصوصیت کے ساتھ شعبہ عربی کو بھی شامل کیا جائے تا کہ اس شعبہ میں دلچسپی رکھنے والے طلبا و طالبات کو بروقت اطلاع ہو سکے اور یہ شعبہ ترقی پا سکے۔

وما علينا الا البلاغ